اصولِ تنزیلِ الکتاب



برکت اے خاں

اُصُولِ تنزیلُ الکتب

مصنّف و ناشر

برکت اے خاں

رُکن بشارتی کمیٹی سیالکوٹ ڈایوسیس کونسل

"اور تُو بچپن سے اُن پاک نوشتوں سے واقف ہے. جو
تجھے مسیح یسُوع پر ایمان لانے سے نجات حاصل کرنے
کے لئے دانائی بخش سکتے ہیں. ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے
الہام سے ہے. تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راست
بازی میں تربیّت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے.
تاکہ مردِ خُدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے
بالکل تیار ہو جائے"

(۲ تیمُتھِیُس ۳: ۱۵ تا ۱۷)

اصولِ تنزیل الکتب

ہم نے ایک رسالہ "ازلی محبوبِ خدا" حصہ دوم میں لکھ دیا ہے کہ تمام مذاہب کے درمیان اختلافات کی دو بڑی اہم وجوہات ہیں پہلی وجہ تصوراتِ خدا ہے اور دوسری وجہ تصوراتِ نزولِ الہامِ الٰہی ہے۔

ہمیں خداوند کی کتابِ مقدس (بائبل) کی باتوں اور تعلیمات کے مکاشفات کے نزول اور الہام کی مختلف صورتیں نظر آتی ہیں۔ کلامِ الٰہی کی باتوں کا مکاشفہ بذریعہ الہام ایک سچا اور برحق الٰہی اصول ہے۔ لیکن مسیحیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ توریت کی کتاب آسمان پر کسی خاص زبان میں آسمانی ورقوں پر خدا نے لکھ کر رکھی تھی۔ اسی طرح تمام پاک نوشتوں یعنی زبور کی کتاب، صحائف الانبیاء اور انجیل مقدس کے بارے میں بھی ہمارا ایسا ہی عقیدہ ہے۔

اس کے علاوہ خدا تعالیٰ اور انبیاء کرام کے درمیان براہِ راست مکالمہ و مخاطبہ کی صورت میں بھی ہمیں خدا کا کلام ملا ہے۔ لیکن زیادہ تر خدا تعالیٰ کی کتابِ مقدس کی باتوں کا مکاشفہ روح القدس کی تحریک سے بذریعہ الہام نبیوں پر نازل ہوا تھا۔ لیکن خداوند کی کتابِ مقدس کی باتیں کسی کتاب کے ورقوں پر لکھ کر آسمان پر نہ رکھی گئی تھیں چنانچہ مقدس پطرس رسول نے لکھا ہے:۔

"کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی۔ بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔"

(۲ پطرس ۱ باب ۲۱ آیت)

اصولِ تنزیل

توریت، زبور، صحائف الانبیاء،

ابتدا میں ہمارا خُداوند براہ راست ابُوالبشر آدم و حوا کے ساتھ باغِ عدن میں ہم کلام ہُوا۔ یوں لکھا ہے کہ

"تب خُداوند خُدا نے آدم کو پکارا اور اُس سے کہا تو کہاں ہے؟ اُس نے کہا مَیں نے باغ میں تیری آواز سُنی اور مَیں ڈرا کیونکہ میں ننگا تھا۔ اور مَیں نے اپنے آپ کو چھپایا۔ اُس نے کہا تجھے کس نے بتایا کہ تُو ننگا ہے؟ کیا تُو نے اُس درخت کا پھل کھایا۔ جس کی بابت مَیں نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا؟....

(مُوسیٰ کی لکھی پیدائش کی کتاب ۳ باب ۹ تا ۱۹ آیت)

اس کے بعد ہم پڑھتے ہیں کہ خُداوند نے ہمارے بزرگ نُوح مردِ راستباز سے کلام کیا۔ (پیدائش ۹ باب ۱ تا ۱۶ آیت) اسی طرح خُدا نے ہمارے بزرگ انبیاء ابرہام، اضحاق اور یعقوب سے براہ راست کلام کیا اور ان کو دیدارِ الٰہی بھی عطا کیا۔ (مُوسیٰ کی لکھی کتاب خروج ۶ باب ۳ آیت) پھر خُداوند نے ہمارے بزرگ نبی مُوسیٰ سے کوہ حورب پر آگ کے شعلہ اور تجلّی میں جلوہ گر ہو کر کلام کیا۔ (خروج ۳ باب ۲ تا ۲۲ آیت) آگ کے بیچ میں کوہ سینا پر خُدا نے شریعت کے دس احکام دو لوحوں پر لکھ کر ہمارے بزرگ مُوسیٰ کو دیئے جو آتشی شریعت کہلاتے ہیں۔ بزرگ مُوسیٰ نے لکھا ہے کہ ہر

"اُس خُدا نے پتھر کی دو لوحوں پر لکھا اور اُن کو میرے سپرد کیا۔"
(مُوسیٰ کی لکھی توریت کی کتاب استثنا ۵ باب ۲۲ آیت[۱])

"اور جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے بات کرتا ہے ویسے
ہی خُداوند رُوبرُو ہو کر مُوسیٰ سے باتیں کرتا تھا۔"

(خرُوج ۳۳ باب ۱۱ آیت)

بزرگ مُوسیٰ نے خرُوج کی کتاب میں بار بار لکھا ہے کہ:۔
"خُدا نے مُوسیٰ سے کہا۔" "خُداوند نے مُوسیٰ کو فرمایا۔"
چنانچہ بڑی صفائی سے لکھا ہے کہ بزرگ مُوسیٰ نے شریعت کی باتوں کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر اُسے کتاب کی شکل دی تھی۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

"اور مُوسیٰ نے اس شریعت کو لکھ کر اُسے کاہنوں کے جو
بنی لاوی اور خُداوند کے عہد کے صندوق کے اٹھانے والے تھے
اور اسرائیل کے سب بزرگوں کے سپرد کیا۔" (استثنا ۳۱: ۹)

لیکن بزرگ مُوسیٰ پر کوئی لکھی لکھائی کتاب یا اُس کی آیات کسی فرشتہ کے ہاتھ سے ورقوں پر لکھی اُسے نہ ملی تھیں۔ نہ خُدا نے جبرائیل فرشتہ کے ذریعہ آیات کسی خاص زبان میں بصورت اِملا اُسے لکھوائیں یا حفظ کروائی تھیں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مُوسیٰ پر توریت شریف ایک کتاب کی صورت میں

---

[۱] توریت موسوی میں پانچ کتابیں شامل ہیں جو کتاب مُقدس کے پہلے حصّہ میں شامل ہیں۔ ۱۔ پیدائش ۔۲۔ خرُوج ۔۳۔ احبار ۔۴۔ گنتی ۔۵۔ اِستثنا۔

آسمان سے نازل ہوئی تھی اُن کی یہ بات خداوند کی کتابِ مُقدّس کے اصُولِ الہام کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ آسمان پر پہلے سے توریت کی کتاب کی موجودگی کو تسلیم کرنے کے بعد ہی اس توریت کی کتاب کے بُزرگ مُوسیٰ پر آسمان سے نزُول کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اسی طرح زبُور اور صحائفُ الانبیاء اور انجیل مُقدّس کے متعلق بھی اُن کے خیالات خُداوند کی کتابِ مُقدّس کے اصُولِ الہام الٰہی کے سراسر منافی ہیں۔ کسی نبی کے ساتھ خُدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ اور رُوح القدّس کی تحریک سے خُدا کے کلام کی باتوں کے القاء اور الہام اور مکاشفہ کا نزُول ایک الگ بات ہے لیکن آسمان پر الہامی کتابوں کی موجودگی اور اُن کی آیات کے لفظ بلفظ کسی خاص زبان میں نزُول کا جو عقیدہ اہلِ اسلام کے درمیان مروّج ہے۔ کتابِ مُقدّس کے صحائف کے متعلق نہ یہودیوں میں اور نہ مسیحیوں میں ایسا عقیدہ کبھی مروّج ہُوا ہے اور نہ انبیاء کرام خدا کی طرف سے وحی الہام پا کر بصورت املا نویس محرّر تھے۔ کبھی کبھی خُدا کے مُقرّب فرشتہ جبرائیل اور دیگر فرشتوں کے ذریعے خاص خاص بندگانِ خُدا کو خوشخبری کا کلام اور پیغام بھی سُنایا گیا۔ جیسے فرشتوں کے ذریعہ بزرگ ابرہام کو بُزرگ اضحاق کی پیدائش کی خوشخبری سنائی گئی تھی۔ بذریعہ جبرائیل فرشتہ زکریاہ کاہن کو یُوحنا نبی کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی۔ پھر مریم مُقدّسہ کی خدمت میں خُدا نے اپنے مُقرّب فرشتہ جبرائیل کو بھیجا تھا جس نے بعد از مؤدبانہ سلام مریم مُقدّسہ کو دُنیا کے مُنجی خُداوند یسُوع مسیح مولُود

مُقدس کی پاک ولادت کی خوشخبری سنائی تھی کہ :-

"سلام تجھ کو جس پر فضل ہُوا ہے۔ خُداوند تیرے ساتھ ہے"۔......... (انجیل لُوقا ۱ : ۲۸)

خُداوند کی کتاب مُقدّس میں لکھا ہے کہ۔ "خُداوند نے یشُوع (نبی) سے کہا"۔ (یشُوع ۴ : ۱۵) بزرگ داؤد اور خُداوند خُدا کے درمیان مکالمہ مخاطبہ کی کتاب کا نام زبُور ہے۔ لیکن بزرگ داؤد پر ایسی کوئی کتاب آسمان سے نازل نہ ہوئی تھی۔ جو مادی وجُود میں کسی خاص زبان میں لکھ کر آسمان پر رکھی گئی تھی۔ بزرگ داؤد کو رُوح القدس کی تحریک حاصل تھی۔ چنانچہ خُداوند یسُوع مسیح نے فرمایا ہے کہ :-

"داؤد نے خود رُوح القدس کی ہدایت سے کہا ہے"۔

(انجیل مرقس ۱۲ : ۳۶)

یسعیاہ نبی نے لکھا ہے :-

"سُن اے آسمان اور کان لگا اے زمین خُداوند یوں فرماتا ہے"۔

"اے سُدوم کے حاکمو خُداوند کا کلام سنو" (یسعیاہ ۱ : ۲ و ۱۰)

"پھر خُداوند نے مجھ سے فرمایا"۔ (یسعیاہ ۸ : ۵)

یرمیاہ نبی لکھتے ہیں کہ :-

"پھر خُداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا"۔ (یرمیاہ ۱ : ۱۱)

"خُداوند کا کلام یرمیاہ پر نازل ہُوا" (یرمیاہ ۱۸ : ۱)

حزقی ایل نبی نے بھی لکھا ہے کہ :-

"خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا"۔ (حزقی ایل ۱:۶)
مُقدّس پولُس رسُول لکھتے ہیں کہ
"ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے الہام سے ہے، تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے تاکہ مردِ خُدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کیلئے بالکل تیار ہو جائے"۔ (۲۔تیمُتھیُس ۳: ۱۶-۱۷)
جو الہامی آسمانی باتیں کسی نبی نے کتاب کی صورت میں لکھی ہوں یا اُس کے ہمعصر نبی نے لکھی ہُوں صرف وُہی کتاب الہامی کہلا سکتی ہے ورنہ نہیں۔ اسلئے مُحققّین کو الہامی کتابوں کی حقیقت پر غور کرنا چاہیئے۔ خُدا تعالےٰ اپنے آسمانی کلام کے الہام و مکاشفہ کے تحفّظ اور نوشت و خواند کے لئے انبیاء کرام کو الفاظ بھی مُہیّا کرتا رہا ہے۔ چنانچہ مُقدّس پولُس رسُول کرنتھیوں کے نام اپنے پہلے خط کے دوسرے باب کی ۱۳ آیت میں یُوں لکھتے ہیں کہ :۔
"اور ہم اُن (الہامی) باتوں کو اُن الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ اُن الفاظ میں جو رُوح نے سکھائے ہوں"۔
خُداوند کی کتابِ مُقدّس کے مطابق انبیاء کرام پر آسمانی خُدا کی طرف سے بذریعہ الہام کلامِ الٰہی کے مکاشفہ کی باتوں کے نزُول کا ہمارا عقیدہ تو سچّا اور برحق ہے۔ لیکن مسیحیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ آسمان

پر سے لکھی ہوئی توریت کی کتاب، زبور کی کتاب، صحائف الانبیاء اور انجیل مقدس نازل ہوئی تھیں۔ نہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح کے سوا کوئی نبی آسمان سے نازل ہوا تھا۔ اسلئے مسیحیوں کو خواہ مخواہ اس عقیدہ کی طرف مجبور کرنا کہ بزرگ موسیٰ پر آسمان سے توریت نازل ہوئی تھی۔ دیگر انبیاء کرام پر صحیفے نازل ہوئے تھے۔ اور انجیل مقدس خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ پر آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن کا خداوند کی کتاب مقدس میں سے ہمیں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ معلوم ہوتا ہے ایسے لوگوں نے خداوند کی کتاب مقدس کے مطالعہ سے اسکی حقیقت حال سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ کیا خدا نے آسمان پر کاغذ کا کوئی کارخانہ اور کتابیں تیار کرنے کا کوئی پریس کھول رکھا ہے؟ خدا تعالےٰ کی کوئی اپنی خاص زبان نہیں نہ عبرانی، نہ یونانی نہ عربی، جس زبان میں کہ وہ آسمان پر کتابیں لکھ کر تیار کرتا ہے۔ اور پھر ان کتابوں کو نبیوں پر نازل کرتا ہے۔ قادر مطلق خدا انسانوں کی تمام انسانی زبانوں کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ وہ ہر ایک انسانی زبان کے علاوہ ہر انسان کے خیالات اور دلی ارادوں سے اچھی طرح واقف ہے۔

ازروئے قرآن مجید حضور پر خاص عربی زبان میں

قرآن مجید کے آسمان سے لفظ بلفظ بذریعہ جبرائیل وحی نازل ہونے کا جو طریقہ عقیدہ اہل اسلام کے ہاں مروج ہے۔ ہمارے خداوند کی کتاب

مُقدّس کے صحائف کے متعلق کسی خاص زبان میں نزُول کا ایسا کوئی عقیدہ نہ کبھی یہوُدیوں میں اور نہ کبھی مسیحیوں میں مروّج ہُوا ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ چنانچہ کتابِ مُقدّس کے اَنبیاء کرام پر کلامِ الٰہی کی باتوں کے الہام و مکاشفہ کی صورت میں نزُول کے طریقہ و عقیدہ میں اور حضُور کے اوپر ایک عجیب حالت کیفیّت میں نزُولِ وحی قرآن کے طریقہ عقیدہ میں بھی بڑا خاص فرق پایا جاتا ہے۔

اصُولِ تنزیل
قرآن مجُید

قرآن مجید میں لکھا ہے کہ:۔

"ہم نے تم پر واضح کتاب نازل کی"۔ (سورہ انعام ۱۱۴)

"یہ تو قرآن ہے بڑی شان والا (آسمانی) لوحِ محفوظ پر ہے"۔ (سورہ بروج ۲۱۔۲۲)

یعنی قرآن مجید کا وجُود ازل سے آسمان پر لوحِ محفوظ پر خاص عربی زبان میں موجود تھا اور ہے۔ جو تھوڑا تھوڑا کر کے لفظ بلفظ وقتِ ضرورت حضُور پر نازل ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ قرآن مجید عربی زبان کی فصاحت و بلاغت میں ایک بے مثال کتاب ہے اور قرآن مجید ہر لحاظ سے غیر مخلوق ہے۔ لیکن اس کے متعلق اہلِ اسلام میں مختلف خیال و عقیدہ کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کی بہت ساری باتیں کتابِ مُقدّس کے اَنبیاء سے تعلق رکھتی ہیں۔ ایک تاریخی واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔ کہ قرآن مجید مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہے اور روزِ قیامت خدا

تعالیٰ کی ذات الٰہی کا ظہور و تجسّم اور دیدار و نیاز ممکن ہے یا ناممکن :-

۲۳۱ سنہ ہجری میں فرقہ معتزلہ کے متعلق خلیفہ الواثق نے احمد بن نصر الکفائی محدث کو جو اہل حدیث سے تھے بغداد میں طلب کیا اور اُس سے قرآن کے خلق کئے جانے اور قیامت کے دن دیدارِ الٰہی کے بارے میں سوال کیا۔ خلیفہ مذکور خود اُن دونوں کا منکر تھا۔ احمد نے جواب دیا۔ سترون ربکم یوم القیامتہ کما ترون القمر (روزِ قیامت میں تم اپنے ربّ کو اس طرح دیکھو گے جس طرح چاند کو دیکھتے ہو) خلیفہ الواثق نے کہا "تو جھوٹ بولتا ہے" احمد نے جواب دیا نہیں میں جھوٹ نہیں بولتا بلکہ تو جھوٹ بولتا ہے" اس پر خلیفہ نے کہا کیا خدا ایک دائرے میں اُس مادی چیز کی مانند نظر آئے گا جس کو جگہ مقیّد کر سکتی ہے اور آنکھیں دیکھ سکتی ہیں؟ یہ کہہ کر خلیفہ نے اُٹھ کر اپنے ہاتھ سے احمد کو قتل کیا۔ تاہم آخر کار راسخ الاعتقاد فرقے کے لوگ غالب آئے اور نتیجۃً ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ قیامت کے روز خدا نظر آئے گا۔ لیکن دنیائے اسلام میں ذات الٰہی کے ظہور و تجسّم اور دیدار و نیاز کے متعلق مختلف الخیال لوگ پائے جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ اپنی ذات کے ظہور و تجسّم پر قادر ہے خدا نے بزرگ موسیٰ کے علاوہ بزرگ ابرہام اِضحاق یعقوب اور بعض دیگر انبیاء کو دیدار بخشا۔ جناب علامہ اقبال کی ذاتِ گرامی بھی ذاتِ الٰہی کے دیدار و نیاز کے لئے بے قرار نظر آتی ہے کیونکہ انسانی فطرت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ اُسے دیدارِ الٰہی حاصل ہو۔ علامہ اقبال کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیے :-

؎ کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

ہمارے بزرگ موسیٰ نبی کو جو دو لوحیں دی گئی تھیں وہ تو پتھر کی لوحیں تھیں جو خدا نے موسیٰ کو پہاڑ پر دی تھیں جن پر آتشی شریعت کے دس احکام لکھے تھے۔ لیکن قرآن مجید کی عظمت کی مبالغہ آمیزی کا یہ عالم ہے کہ وہ آسمانی لوحِ محفوظ پر موجود ہے۔ بلکہ ازل سے آسمان پر موجود ہے۔ لیکن قرآن مجید کے سیاق وسباق کے مطالعہ سے ایسی باتیں علماء محققین اور منکرین کی تسلی نہیں کر سکتیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل فرشتہ لوحِ محفوظ پر لکھی آیت کو ورقوں پر نقل کر کے حضور صلعم کے پاس پہنچا دیتے تھے۔ الہامی کتابوں کی بابت قرآن مجید میں اس طرح لکھا ہے کہ:۔

ہم نے تجھ پر کتاب اتاری (سورہ نحل ۸۹ آیت) یہ کتاب ہے جو ہم نے نازل کی (سورہ انعام ۹۱) لیکن حضورؐ کے ہاتھ میں کسی شخص نے کبھی کوئی کتاب نہ دیکھی تھی جو کاغذ کے ورقوں پر لکھی ہوئی تھی۔ کیونکہ حضورؐ نے قرآن مجید کو اپنے دستِ مبارک سے کسی کتاب کی صورت میں قلمبند نہ کیا تھا۔ نہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے دستِ مبارک سے کسی کتاب کی صورت میں انجیل مقدس کو قلمبند کیا تھا۔ لیکن اُس کے حکم سے انجیل مقدس کو قلمبند کرنے کا کام اُس کے ملہم مرسلین نے کیا تھا۔ اور قرآنِ مجید حضورؐ کے خلفاء کے حکم سے ایک کتاب کی صورت میں قلمبند کیا گیا تھا۔

الہامی کتابوں کے متعلق قرآنِ مجید میں لکھا ہے کہ:۔

"موسیٰ اور ہارون کو کتاب دی" (سورہ انبیاء ۴۸)۔ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی (سورہ انعام ۱۵۴)۔ ہر کتاب جو اللہ نے نازل کی (سورہ شوریٰ ۱۵)۔ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی (سورہ ہود ۱۱۰)۔ اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے (سورہ مومن ۲) قرآن نازل کیا (سورہ دہر ۲۳)۔ ہم نے تم پر واضح کتاب نازل کی (سورہ انعام ۱۱۴)۔ اور ایک یہ کتاب ہے قرآن ہم نے اتاری (انعام ۱۵۵)۔ اس نے مجھ پر سچی کتاب آتاری اس سے پہلے توریت اور انجیل آتاری تھی (سورہ عمران ۳)۔ ہم نے اُسے انجیل دی (سورہ مائدہ ۴۶) توریت اور انجیل تو اسکے بعد نازل ہوئی ہیں (عمران ۶۵)

اگر قرآن مجید اور توریت شریف اور زبور شریف اور صحائف الانبیاء اور انجیل مُقدس ایک آسمان اور ایک ہی خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھیں تو پھر قرآن مجید نے باقی تمام الہامی کتابوں کی بعض ضروری ضروری باتوں اور اہم تعلیمات کے بارے میں اختلافی تعلیم کیوں پیش کی ہے؟ مثلاً فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا۔ ابرہام آگ میں ڈالے گئے تھے۔ اضحاق کی قربانی کے بارے میں مسلمانوں کو غلط فہمی میں ڈال دیا ہے۔ خدائے واحد کے پرستاروں کی بابت لکھا ہے کہ نصاریٰ مسیحی تین خدا کو مانتے ہیں۔ یعنی مسیح اور مریم کو خُدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ عیسیٰ المسیح خُدا کا بیٹا ہرگز نہیں۔ عیسیٰ المسیح مصلوب نہ ہوئے تھے۔ جسطرح اہلِ اسلام کے ایمان کا بنیادی عقیدہ کلمہ طیبہ ہے۔ اسی طرح مسیحی ایمان کے بنیادی عقیدہ میں اس بات کو بڑی

خاص اہمیت حاصل ہے کہ خُدا تعالےٰ ہمارا آسمانی باپ ہے اور خُدا باپ کا ازلی اکلوتا بیٹا زندہ مسیح مصلوُب ہمارا نجات دہندہ ہے۔ جو عالمِ بالا پر خُدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے اور ہماری شفاعت کے کام میں مصروفِ کار ہے۔ اور اُسکی آمدِ ثانی عنقریب ہے۔ "موت کا پھر اس پر اختیار نہیں ہونے کا۔" (رومیوں ۶:۹) اہلِ اسلام بھی اُسکی آمد کے منتظر ہیں۔

اصُولِ تنزیل

اِنجیل مُقدّس

یاد رہے کہ خُداوند یسُوع مسیح کلمۃُ اللہ ایک ازلی آسمانی ہستی ہے۔ وہ رُوحُ اللہ ہے۔ کیونکہ خُداوند یسُوع مسیح نے فرمایا کہ :-

"خُداوند کا رُوح مجھ پر ہے"۔ (اِنجیل لُوقا ۴:۱۸)

عربی اِنجیلی ترجمہ کے مطابق اس کا نام کلمۃُ اللہ ہے بمعنی کلمۃُ اللہ (کلام خُدا تھا) (اِنجیل یُوحنا ۱:۱)

توریت کی کتاب خرُوج میں دو دفعہ رُوحُ اللہ کا لفظ آیا ہے۔

(خرُوج ۳۱:۳ ، ۳۵:۳۱)

اس کا آسمان سے نازل ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ ایک زندہ آسمانی ہستی ہے اور وہ از روئے کتابِ مُقدّس رُوحُ اللہ اور کلمۃُ اللہ ہے۔ جو نبیوں کے صحیفوں اور خُدا کے علمِ سابق کے عین مطابق ازلی آسمانی ہستی ہے۔ فرمایا کہ :-

"میں آسمان سے اُترا ہُوں"۔ (انجیل یوحنا ۶: ۳۸، ۴۲)
۔میں باپ میں سے نکلا اور دُنیا میں آیا ہُوں (یُوحنا ۱۶: ۲۸) یعنی خُدا سے خُدا۔ برحق سے برحق

جو شخص ہمارے خُدا کی انجیلی باتوں کو ماننے سے انکار کرتا ہے وہ گویا ہمارے خُداوند کی کتابِ مقدس کو اور ہمارے خُداوند یسوع مسیح کو جُھوٹا ٹھہراتا ہے وہ گویا مخالفِ مسیح ہے کیونکہ وہ اُسکی انجیلی باتوں کی سچائی پر ایمان نہیں رکھتا۔ کلمۃُ اللہ ایک ازلی ہستی ہے جو ازل سے آسمان پر عالمِ توحید میں خُدا سے خُدا ہے اور خُدا سے صادر ہُوا۔ اُس نے آسمانی باپ کی لازوال پدرانہ محبّت اور گنہگاروں کی نجات کا مکاشفہ اپنی صلیبی موت کی تجلیات کے وسیلہ دُنیا پر ظاہر کیا۔ اگرچہ وہ خُدا کی صُورت پر تھا۔ خُدا کے جلال کا پرتَو تھا۔ خُدا کی ذات کا نقش تھا۔ تاہم اُس نے انسانی صُورت اختیار کی۔ اُس نے تجسّم اختیار کیا۔ اُس نے اپنی الہٰی قدرت اور انسانی ہمدردی کے حُسنِ کردار و اخلاق سے یہ ثابت کر دیا کہ وُہ خدا ہے خُدا اور خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اور اُس کے اخلاق و کردار میں الوہیّت کا جلال بکثرت روشن نظر آتا ہے۔ اور وہ رُوحُ اللہ اور ازلی محبُوبِ خُدا ہے۔ وہ ایک زندہ منجّی اور مسیح خُداوند ہے۔ خُدا تعالیٰ کے مُقرّب جبرائیل فرشتہ نے مریم مقدسہ کو اُسکے تولّد سے پیشتر یہ خوشخبری دی تھی کہ:۔

"تیرے بیٹا ہو گا۔ اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ بزرگ ہو گا

اور خدا تعالےٰ کا بیٹا کہلائے گا اور خداوند خدا اُس کے
باپ داؤد کا تخت اُسے دے گا۔ اور وہ یعقوب کے
گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اُس کی بادشاہی
کا آخر نہ ہو گا۔" (انجیل لوقا ۱: ۳۱-۳۳)

یعنی کہ یسوع ایک اَزلی ہستی اور ابدی زندہ بادشاہ ہے مسیح خداوند کلمۃ اللہ کے ظہور و تجسد سے تقریباً سات سو سال پیشتر یسعیاہ نبی نے ایک کنواری سے اسکے تولد اور اُسکے حالاتِ زندگی کے بارے میں بہت ساری پیشین گوئیاں لکھی ہیں مسیح خداوند نے بھی فرمایا کہ یسعیاہ نے میرا جلال دیکھا تھا۔ فرمایا کہ:-

"یسعیاہ نے یہ باتیں اسلیئے کہیں کہ اُس نے اُس (مسیح)
کا جلال دیکھا اور اُس نے اُسی کے بارے میں کلام کیا۔"
(انجیل یوحنا ۱۲: ۴۲)

معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے رویا اور مکاشفہ کی صورت میں خداوند یسوع مسیح کے ایک کنواری سے تولد سے لے کر اُسکے عجیب معجزات قدرت جلال عجیب تعلیمات اختیارات دُکھ کفارہ صلیبی موت اور اُسکے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی قیامت کے بارے میں سب کچھ یسعیاہ نبی کو دکھا دیا تھا۔ یسعیاہ نبی کا صحیفہ پُرانے عہد نامہ میں گویا صحیفۂ انجیل مقدس ہے۔ خدا نے یسعیاہ نبی کی معرفت فرمایا ہے:-

" اور میں ہی یروشلیم کو ایک بشارت دینے والا بخشونگا۔"

(یسعیاہ ۴۱:۲۷)

میکاہ نبی نے لکھا ہے کہ:۔

"اور اُس کا مصدر زمانۂ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے"۔

(میکاہ ۵:۲)

یعنی کہ خُدا کا اکلوتا بیٹا ایک ازلی ابدی ہستی کا مالک ہے کیونکہ وہ خدا باپ سے صادر ہے۔

خُداوند یسُوع مسیح اور انجیل مُقدّس دو الگ الگ ہستیاں آسمان سے نازل نہ ہُوئی تھیں۔ بلکہ صرف اور صرف خُداوند یسُوع مسیح رُوحُ اللہ جو خُدا کا آسمانی اور غیر مخلوق اکلوتا بیٹا ہے۔ وہ خُدا باپ کی ذات سے صادر ہو کر آسمان سے نازل ہُوا تھا جیسے سُورج سے روشنی صادر ہوتی ہے۔ اور اُس نے انسانی صورت اختیار کی تھی۔ فی الحقیقت خُدا کا آسمانی اکلوتا بیٹا جو آسمان پہ ذاتِ وحدت میں موجود تھا دُنیا میں آیا وہ بعد از مصلوب زندہ ہُوا اور آسمان پر اُٹھایا گیا۔ وہی دوبارہ اپنی آمدِ ثانی کے وقت اپنے بڑے جلال میں اپنے سب فرشتوں کے ساتھ زمین پر آنے والا ہے تاکہ وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھ کر دنیا کی ساری قوموں کی عدالت کرے۔ پڑھ کر دیکھئے انجیل متی ۲۵ باب ۳۱ تا ۴۶ آیت۔

خُدا کا اکلوتا بیٹا آسمانی انجیلی شخصیت کا مالک ہے۔ وہ بذاتِ خود ایک آسمانی کتاب بلکہ ایک مجسّم انجیل مُقدّس تھا۔ وہ مجسّم کلمۃُ اللہ ایک کھُلی مجسّم کتاب مُقدّس تھا یعنی کہ اُسکی شخصیت ایک مجسّم کتاب آسمانی

انجیل مُقدّس تھی۔ کیونکہ وہ کامل مجسّم خدا اور مجسّم کلامِ خدا تھا۔ چونکہ وہ خدا سے خدا تھا اسلئے لکھا ہے کہ:۔

"وہ سب کو جانتا تھا اور اس کی حاجت نہ رکھتا تھا۔ کہ کوئی انسان کے حق میں گواہی دے۔ کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ انسان کے دل میں کیا کیا ہے"۔ (انجیل یوحنا ۲: ۲۴-۲۵)

فرمایا کہ:۔

"مَیں اور باپ ایک ہیں"۔ (انجیل یوحنا ۱۰: ۳۰)

یعنی ازلیت اور ابدیت میں خدا باپ کے ساتھ واحد ذات ہے۔ اور الہٰی قدرت اور آسمانی جاہ وجلال میں اور عالمِ توحید میں واحد خدا ہے جب ہم نے کلمۃ اللہ کے دعویٰ کے مطابق اس کی اُلوہیت کے آسمانی جاہ وجلال کو تسلیم کر لیا کہ وہ خدا سے خدا ہے، برحق سے برحق ہے۔ خدا کا زندہ ازلی ابدی اکلوتا بیٹا ہے تو پھر اس کے اُوپر کسی الہامی کتاب اور کسی کلام الہام کے نزول کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اپنے معجزانہ کاموں میں اور اپنے انجیلی کلام کی عظمت اور منادی میں صاحب اختیار تھا۔ لہٰذا اُس نے اپنے مقرر کردہ رسولوں کو اپنے انجیلی کلامِ الہٰی کی سب باتوں کی منادی بشارت اور تحفظ کی ذمہ داری سونپ دی تھی۔ کیونکہ وہ کامل خدا تھا۔ اور انجیل مقدس کو ایک کتاب کی صورت میں قلمبند کرنا اُسکے رسولوں کا کام تھا۔ اُس نے اپنے رسولوں کو فرمایا کہ:۔

"مَیں نے یہ (انجیلی) باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن مددگار یعنی رُوحُ القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب (انجیلی) باتیں سکھائے گا۔ اور جو کچھ مَیں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔"

(انجیل یُوحنا ۱۴: ۲۵-۲۶)

چنانچہ اُسکے رسُولوں نے یُونانی زبان میں انجیل مُقدّس کو ایک کتاب کی صورت میں قلم بند کیا تھا۔ کیونکہ خداوند یسُوعؔ مسیح کے حکم ربّانی سے انجیلِ مقدس اُس کے مقدس رسولوں پر نازل ہوئی تھی۔ فرمایا:۔

"جس نے مجھے دیکھا اُس نے (خدا) باپ کو دیکھا..... مَیں باپ میں ہُوں اور باپ مجھ میں ہے...... لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے میرا یقین کرو کہ مَیں (خدا) باپ میں ہُوں۔ اور باپ مجھ میں۔"

(انجیل یُوحنا ۱۴ باب ۹ تا ۱۱ آیت)

انجیلی کلامِ الٰہی کلمۃُ اللہ کی ذات اور اُسکے ظاہر و باطن میں مُضمر اور جلوہ گر تھا۔ مقدّس یُوحنا رسُول نے لکھا ہے کہ۔ "کلام خدا تھا۔ اور کلام مُجسّم ہُوا اور فضل اور سچائی سے معمُور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال" (یُوحنا ۱: ۱، ۱۴)

مسیح خُداوند کلمۃُ اللہ نے فرمایا:۔

"مَیں خُدا میں سے نکلا اور آیا ہُوں" (یُوحنا ۸: ۴۲)

"جو روٹی آسمان سے اُتری وہ مَیں ہُوں"۔ (یُوحنا ۶: ۴۱)

"مَیں آسمان سے اسلئے نہیں اُترا کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں" (یُوحنا ۶: ۳۸)

"مَیں باپ میں سے نکلا اور دُنیا میں آیا ہُوں۔ پھر دُنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہُوں" (یُوحنا ۱۶: ۲۸)

"تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں" (یُوحنا ۱۴: ۲)

وہ نبیوں کی طرح نہیں بلکہ صاحبِ اختیار کی طرح لوگوں کو اپنی انجیلی تعلیمات دیتا تھا کیونکہ وہ خُدا سے خُدا تھا۔ اُس نے نبیوں کی طرح نہیں بلکہ صاحبِ اختیار کی طرح بیماروں، جنم کے اندھوں، اپاہجوں، مفلوج اور کوڑھیوں اور جنم کے لنگڑوں کو شفا کا حکم دیا۔ اُس نے مُردوں کو زندگی دیتے وقت اپنا الٰہی حکم اَمر استعمال کیا۔ قبر میں دفن شدہ لعزر سے کہا "اے لعزر نکل آ" ایک سردار بنام یائیر کی مُردہ بیٹی کو حُکم دیا۔

"اے لڑکی مَیں تجھ سے کہتا ہُوں اُٹھ۔ وُہ لڑکی فی الفور اُٹھ کر چلنے پھرنے لگی کیونکہ وہ بارہ برس کی تھی"

(انجیل مرقس ۵: ۴۱-۴۲)

اُس نے نائین شہر کی ایک بیوہ عورت کے جوان مُردہ بیٹے سے کہا۔

"اے جوان مَیں تجھ سے کہتا ہُوں اُٹھ۔ وہ مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا" (انجیل لُوقا ۷: ۱۴-۱۵)

نبیوں اور فقیہوں اور فریسیوں کی طرح نہیں بلکہ" اس کا کلام اختیار

کے ساتھ تھا"۔ لوگ حیران تھے کہ یہ کیسا کلام ہے کیونکہ :-

"وہ اختیار اور قدرت سے ناپاک رُوحوں کو حکم دیتا ہے۔
اور وہ نکل جاتی ہیں" (انجیل لُوقا ۴ : ۳۶)

مسیح خُداوند رُوحُ اللہ نے اپنے برگزیدہ شاگردوں کو اپنی انجیلی شخصیّت کی الٰہی قدرت اور جاہ وجلال اور تعلیمات کی رُوئے زمین پر تمام اقوامِ عالم کے درمیان ساری خلق کے سامنے گواہی بشارت اور منادی کی خاطر اُن کو رسُول کا لقب دیا۔ اور مُہرِ رسالت کیلئے اپنے وعدہ کے مطابق اُن پر رُوحُ القُدّس نازل کیا۔ وہ رُوحُ القدّس سے معمُور ہو کر قوی اور دلیر بن گئے۔ رُوحُ القُدّس غیر مخلوق آسمانی ہستی کا نام ہے جو خدا باپ اور خُدا کے بیٹے سے صادر ہوتا ہے۔ رُوحُ القُدّس کی قُدرت نے اُس کے مقرر کردہ رسُولوں کی زندگی میں اوصافِ رسالت کی تمام اعلیٰ خُوبیاں اور مُعجزوں کی عجیب قدرت پیدا کر دی۔ یسُوع کے نام سے رسُولوں کے ہاتھوں بیماروں کو شفا کے مُعجزے ظہور میں آئے۔ پطرس نے یسُوع کے نام سے ایک جنم کے لنگڑے کو اچھا کر دیا۔ رسُولوں نے بدرُوحوں کو نکالا۔ مُردوں کو زندہ کیا۔ اُن مُقدّس رسُولوں نے رُوحُ القُدّس کی تحریک سے اُس کے انجیلی کردار اور انجیلی شخصیّت اور اُس کی بے عیب پاکیزہ سیرت واخلاق کی اور اُسکے بے مثل انجیلی کلامِ الٰہی کی ساری باتوں کی یروشلیم شہر سے شروع کر کے ہر جگہ منادی کا کام انجام دیا۔ مسیح خداوند رُوحُ اللہ

کلاثانی انجیلی کلامِ الٰہی جس طرح اُس کی زبانِ مُبارک سے ہر جگہ ہر خاص و عام میں مؤثر اور پھلدار ثابت ہُوا۔ اُسی طرح اُس کے اُن مُرسلین کی زبان سے اس کا محبت بھرا انجیلی کلامِ الٰہی ہر جگہ مؤثر اور پھلدار ثابت ہوُا۔

بلا جبر و تشدّد انجیلِ مقدّس کی ساری دُنیا میں زبردست مقبولیت اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ انجیل مقدّس خدا کا زندہ، لاتبدیل برحق اور مؤثر کلامِ الٰہی ہے۔ کیونکہ جو زندہ خداوند ہے اُس کا کلام بھی زندہ موجود ہے۔ یروشلیم شہر جہاں مسیح مصلوب ہوُا اور مُردوں میں سے جی اٹھا اُسی شہر میں پطرس رسُول نے رُوح القدس سے معمور ہو کر زندہ مسیح خداوند کی گواہی دی اور اُس کی مُنادی اور انجیل مقدّس کی تاثیر سے ایک ہی دن میں تین ہزار کے قریب یہودی لوگ زندہ خداوند مسیح مصلوب پر ایمان لے آئے۔ اسی طرح اُس کے مُقدّس رسُولوں کی منادی اور انجیل مقدّس کی تاثیر سے دُور دراز ممالک مشرق و مغرب میں پہلی سنِ عیسوی میں متعدد بڑی بڑی کلیسیائیں قائم ہو گئیں۔ اُن میں یہودی اور غیر اقوام لوگ شامل تھے۔ مسیح خداوند کے رسُول مسلح لشکروں کی صورت میں نہیں بلکہ بے سرو سامانی کی حالت میں دو دو چار چار مل کر دُنیا میں روانہ ہو گئے اور لوگوں کو زندہ نجات دینے والے مسیح مصلوب کا انجیلی کلامِ الٰہی سنانا شروع کر دیا تھا۔

انجیلِ مُقدّس میں لکھا ہے کہ :-

"پھر اُنہوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی اور خُداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا اور (انجیلی) کلام کو اُن معجزوں کے وسیلہ سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے ثابت کرتا رہا۔ آمین"

(انجیل مرقس ۱۶:۲۰)

اُسکے مُرسلین نے انجیلی کلامِ الٰہی کے مکمل تحفظ کی خاطر اُسے ایک کتاب کی شکل میں قلم بند کیا۔ اُس کتاب کا نام انجیلِ مُقدّس ہے۔ اور جن مُرسلین نے اُسے قلمبند کیا تھا اُن کے نام اس کے صفحہ صفحہ پر باقاعدہ درج ہیں تاکہ سند رہے کہ انجیلِ مُقدّس کو خداوند یسُوع مسیح کے مُقدّس رسُولوں نے لکھا تھا۔ مُقدّس رسُولوں نے انجیلِ مُقدّس کو درختوں کے پتّوں اور معمولی ہڈیوں یا چھالوں جیسی معمولی اشیاء پر نہیں بلکہ کاغذ پر لکھا تھا۔ جس کا نام پیپرس تھا۔ کیونکہ خدا کی مدد سے اُن کو شروع سے ہی کاغذ دستیاب تھا۔ یہ ساری باتیں اس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ وہ خُدا سے خُدا ہے اور اُس کا کلام خُدا کا کلام ہے۔ اور اُس کو اپنے لئے بطور گواہ رسُول مقرر کرنے کا اختیار تھا۔ اور اُن کو اُسنے رُوح القُدّس کی تحریک سے انجیلی کلام کی یاد دہانی منادی اور اُسے لکھنے کا حکم دیا تھا۔ (انجیل یوُحنا ۱۴:۲۶)

ہمارا ایمان ہے کہ ابتدا سے خُدا کے کلام کی باتیں اُسکی یاداشت

کی کتاب میں آسمان پر موجود تھیں لیکن کسی کاغذ کے ورقوں والی کتاب پر لکھی ہوئی نہ تھیں۔ زبور کی کتاب میں لکھا ہے کہ:۔

"اے خداوند تیرا کلام آسمان پر ابد تک قائم ہے"

(زبور ۱۱۹: ۸۹)

"تیری آنکھوں نے میرے بے ترتیب مادے کو دیکھا اور جو ایام میرے لئے مقرر تھے۔ وہ سب تیری کتاب میں موجود تھے جبکہ ایک بھی وجود میں نہ آیا تھا"

(زبور ۱۳۹: ۱۶)

مسیح کلمۃ اللہ نے فرمایا:۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں"

(انجیل متی ۵: ۱۷)

خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ نے اپنے انجیلی کلام الٰہی کو یوم آخرت تک موثر اور لازوال اور اٹل لاتبدیل قرار دیا ہے کہ:۔

"آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری (انجیلی) باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی" (انجیل متی ۲۴: ۳۵)

اپنے منکروں کے بارے میں فرمایا کہ:۔

"جو مجھے نہیں مانتا ...... جو کلام میں نے کیا ہے آخری دن وہی مجرم ٹھہرائے گا"۔ (انجیل یوحنا ۱۲: ۴۸) انجیل کلام آخرت ہے۔

اپنی ابدی زندگی اور ہستی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:۔
"دیکھو مَیں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمارے ساتھ ہُوں"۔
(انجیل متی ۲۸ : ۲۰)

جبرائیل فرشتہ نے مسیح خُداوند زندہ مُنجی کے حق میں مریم مُقدّسہ سے کہا تھا:۔
"وہ یعقوبؔ کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا۔ اور اُس کی بادشاہی کا آخر نہ ہو گا"۔ (انجیل لُوقا ۱ : ۳۳)

چنانچہ وہ ہر جگہ بھی اور خُدا باپ کی دہنی طرف بھی زندہ موجُود ہے اور ہماری شفاعت کا کام بھی کرتا ہے۔ اور زمین پر اُس کی آمدِ ثانی کا مسیحوں اور اہلِ اسلام کو دن رات انتظار لگا رہتا ہے۔ کیونکہ اُس کی آمد کا وقت اب قریب ہے کیونکہ وہ مسیح خُداوند ہے۔ لکھا ہے کہ:۔
"ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسُوع مسیح خُداوند ہے"۔
(فلپیّوں ۲ : ۱۱)

فرشتوں نے چرواہوں سے کہا تھا کہ:۔
"آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک مُنجی پیدا ہُوا ہے۔ یعنی مسیح خُداوند"۔

خُداوند یسُوع مسیح نے فرمایا:۔
"تم مجھے اُستاد اور خُداوند کہتے ہو اور خُوب کہتے ہو کیونکہ مَیں ہُوں
(یُوحنا ۱۳ : ۱۳)

فرشتہ نے کہا:۔
"میسح خُداوند" (لُوقا ۲: ۱۱)
خُداوند یسُوع مسیح کے رسُول اُسکو خُداوند کے نام سے پکارتے تھے پطرس نے کہا "اے خُداوند"۔ (یوحنا ۱۳: ۶) مریم نے کہا "میرے خداوند" (یوحنا ۲۰: ۱۳) تُوما نے کہا "اے میرے خُداوند" یُوحنا ۲۰: ۲۸) یوحنا نے کہا "یہ تو خداوند ہے"۔ (انجیل یُوحنا ۲۱: ۷)

ہمارے مُسلم دوست خُداوند کی کُتبِ مُقدّسہ یعنی توریت زبُور اور صحائفُ الانبیاء اور انجیل مُقدّس پر اپنی پنجگانہ نمازوں میں دن میں پانچ دفعہ اُن کی صداقت اور سچائی اور صحت کے بارے میں اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں کیونکہ قرآن مجید ہر روز پُر زور الفاظ میں مسلمانوں کو ہدایت وتنبیہ وتاکید کرتاہے۔ کہ ان کتابوں پر ایمان رکھو۔

قرآن مجید ہمارے خُداوند کی ان مُقدّس کتابوں کے تحفّظ اور اُن کی تصدیق کا بھی دعویٰ کرتا ہے۔ پڑھیئے سُورۂ مائدہ ۴۸ آیت۔ اگر ان کتابوں میں کوئی ردّ و بدل یا تحریف ہوتی یا منسُوخ ہو گئی ہوتیں تو قرآن مجید مسلمانوں کو ان مُقدّس کتابوں پر ایمان لانے کا حُکم نہ دیتا اور اُنکے تحفّظ اور صداقت کی تصدیق ہرگز نہ کرتا نہ ان کتابوں میں نُور و ہدایت کا ذکر کرتا۔ (سورہ مائدہ ۴۶) یہ بھی لکھاہے کہ اللہ کی باتیں بدلتی نہیں۔ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ (سورۂ یونس ۶۴)

لیکن اہلِ اسلام کا اپنا ایک عجیب منطق اور فلسفۂ تعلیم ہے کہ وُہ ہماری

اِن مُقدّس کتابوں پر ایمان تو رکھتے ہیں لیکن ان مُقدّس کتابوں کو پڑھنے
سے بہت ڈرتے ہیں، بلکہ ایک دوسرے کو ان کے پڑھنے سے منع کرتے
ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کتابوں کے اندر نُور وہدایت کی ایک خاص تاثیر
موجُود ہے جو اُنکو اپنی طرف کھینچ لے گی۔ ہاں اُس کی تاثیر سے یہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ کتابِ مُقدّس (بائبل) خُدا کا زندہ اور مؤثر کلام
ہے۔ اس کتابِ مقدّس پر ایمان رکھنے والی اقوامِ عالم کی خُدا نے
ہر لحاظ سے کایا پلٹ دی ہے۔ اُنکو نجات کی تسلّی ہر طرح کی حکمت
تعلیم اور فہم و فراست میں بھی سرفرازی بخشی ہے۔ خُداوند کی کتابِ
مُقدّس جس میں توریت شریف، زبُور شریف اور صحائفُ الانبیاء اور انجیل
مُقدّس شامل ہیں۔ اس کو حکمِ الٰہی کے مطابق خُدا کا مُقدّس کلام مان
لینے سے اور اِس کے گہرے مطالعہ سے اور اُس کی باتوں پر عمل کرنے
سے انسان کے باطن اور دل و دماغ میں ایک ایسی رُوحانی بیداری
کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ اُس کے بعد اُسے کسی دوسری رُوحانی کتاب
سے استفادہ کی حاجت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ "خُداوند کا کلام
پاک ہے"۔ (زبُور ۱۲: ۶)

پاکستان کے غریب مسیحیوں کی غُربت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر
ان کی معیشت کو تنگ کرنے اُن کو بے روزگار کرنے کی دھمکیاں دینے
سے خُدا خوش نہیں ہو سکتا۔ غریبوں کے ساتھ انسانی ہمدردی اور
اُخوّت اور رواداری کے برتاؤ کے نیک حُسنِ سلوک سے خُدا خوش ہوتا

ہے۔ کیونکہ انسانی ہمدردی اور بلا امتیاز مذہب و ملت محبت اور خدمت کا دوسرا بڑا نام مذہب ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرح خدا کے نیک بندے بندیاں بھی انسانی ہمدردی کے نیک جذبہ سے سرشار و معمور ہوتے ہیں۔ خداوند کی کتابِ مقدس میں اور قرآن مجید میں بلحاظ پیشہ یا غربت یا مذہب و ملت کسی انسان سے نفرت اور چھوت چھات کی کوئی تعلیم موجود نہیں ہے۔ غریبوں سے نفرت کرنے والا شخص اور اُن کو حقیر و ناچیز سمجھنے والا انسان متعصب ہے۔ وُہ خدا سے بہت دُور رہتا ہے۔ اُسکی کوئی عبادت ریاضت اُس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اسلئے کہ اُسکو خدا کی اشرف المخلوقات انسانی زندگیوں سے نفرت ہے۔ مسیح خداوند کی یہ تعلیم ہے کہ جو کوئی میرے مسیحی ایمانداروں کو اُن کے ایمان سے منحرف کرتا ہے۔ اس کے لئے بہتر ہے کہ اُس کے گلے میں چکّی کا پاٹ باندھ کر اُس کو گہرے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔

خداوند یسُوع مسیح کا فرمانِ حق یہ ہے:۔

"لیکن جو کوئی ان چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں کسی کو ٹھوکر کھلاتا ہے۔ اس کے لئے بہتر ہے کہ بڑی چکّی کا پاٹ اُسکے گلے میں لٹکایا جائے اور وُہ گہرے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔" (انجیل متی ۱۸: ۶)

"جو کوئی شاگرد کے نام سے اِن چھوٹوں میں سے کسی کو صرف

"ایک پیالہ ٹھنڈا پانی ہی پلائے گا مَیں تم سے سچ کہتا ہُوں وہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا۔" (انجیل متی ۱۰: ۴۲)

یسعیاہ نبی نے توریت اور زبور۔ اور نبیوں کے صحیفوں کو "خداوند کی کتاب" کا نام دیا ہے۔ (یسعیاہ ۳۴: ۱۲)

لیکن کلمۃُ اللہ مسیح خُداوند نے توریت زبُور اور نبیوں کے تمام پاک نوشتوں کو "کتابِ مُقدّس" کا نام دیا ہے۔ جس میں "انجیل مُقدّس" بھی شامل ہے۔

کلمۃ اللہ مسیح خُداوند نے فرمایا ہے کہ:-

"تم کتابِ مُقدّس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اس میں ہمیشہ کی زندگی تمہیں ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔ پھر بھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے"۔ (انجیل یُوحنا ۵: ۳۹-۴۰)

"ضرور ہے کہ جتنی باتیں مُوسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبُور میں میری بابت لکھی ہیں پُوری ہُوں۔ پھر اُس نے اُن کا ذہن کھولا تا کہ کتابِ مُقدّس کو سمجھیں اور اُن سے کہا یُوں لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا۔ اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھے گا۔ اور یروشلیم سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اُس کے نام سے کی جائے گی۔ تم اِن باتوں کے گواہ ہو"۔

(انجیل لُوقا ۲۴: ۴۴ تا ۴۸)

مُقدّس پطرس رسُول نے فرمایا

"اور ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا اور تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اُس پر غور کرتے ہو کہ وُہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے۔ جب تک پَو نہ پھُٹے اور صُبح کا ستارہ تمہارے دِلوں میں نہ چمکے اور پہلے یہ جان لو کہ کتابِ مُقدّس کی کسی نبوّت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں۔ کیونکہ نبوّت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی رُوح القُدس کی تحریک کے سبب سے خُدا کی طرف سے بولتے تھے۔"

(۲۔پطرس ۱: ۱۹ تا ۲۱)

بُزرگ مُوسیٰ نے فرمایا

"سُن اے اِسرائیل! خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہے۔
تُو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری
طاقت سے خُداوند اپنے خُدا سے محبّت رکھ اور یہ باتیں
جن کا حُکم آج مَیں تجھے دیتا ہُوں تیرے دل پر نقش رہیں۔
اور تُو ان کو اپنی اولاد کے ذہن نشین کرنا اور گھر بیٹھے
اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت ان کا ذکر کیا کرنا۔ اور
تُو نشان کے طور پر ان کو اپنے ہاتھ پر باندھنا اور وہ تیری
پیشانی پر ٹیکوں کی مانند ہُوں اور تُو اُن کو اپنے گھر کی چوکھٹوں
اور اپنے پھاٹکوں پر لکھنا۔"

(توریت کی کتاب اِستثنا ۶: ۴تا ۹)

"کیونکہ خُدا کا کلام زندہ اور مؤثر اور ہر ایک دودھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے، اور جان اور رُوح اور بند بند اور گُودے کو جُدا کر کے گذر جاتا ہے۔ اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے اور اُس سے مخلوقات کی کوئی چیز چھپی نہیں۔" (عبرانیوں ۴: ۱۲-۱۳)

مزید معلومات کیلئے دوستانہ رُوح میں خط و کتابت کریں

برکت اے خاں وارڈ نمبر ۶ سیالکوٹ نمبر ۲

بار اوّل ۱۹۸۴ء ——— نیازی پرنٹنگ پریس لاہور